بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۳۰ جمادی الاوّل ۱۳۹۱ھ ۲۴ وفا ۱۳۵۰ہش ۲۴ جولائی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۷۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ وفا۔ اسلام آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی و دیگر ارکان قافلہ ۲۱ وفا کو نخیریت وہاں پہنچ گئے الحمدللہ۔

حضور اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ چند روز کے لئے سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی بغرض تبدیلیٔ آب و ہوا مری تشریف لے گئی ہیں آپ کی ڈاک کا پتہ یہ ہوگا۔ خیبر لاج۔ مری۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل راولپنڈی سے ۲۰ وفا کو تحریر فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج پانچ روز ہو چکے ہیں کہ بخار نہیں ہوا الحمدللہ تاہم ابھی میں یہاں ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج ہوں اور کمزوری خاصی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسباب کی رعایت ضروری ہے مگر صرف انہی پر انحصار رکھنا اور خدا پر بھروسہ نہ کرنا شرک ہے

یہ شرک کی وہ مخفی قسم ہے جو اس زمانہ میں بہت بڑھ گیا ہے اور زہر کی طرح اثر کر رہا ہے

"شرک کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ موٹا اور صریح شرک ہے۔ جس میں ہندو، عیسائی، یہود اور دوسرے بُت پرست لوگ گرفتار ہیں۔ جس میں کسی انسان یا پتھر یا اور بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا بنا لیا گیا ہے اگرچہ یہ شرک ابھی تک دُنیا میں موجود ہے لیکن یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا کچھ ایسا زمانہ ہے۔ کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں۔ یہ جُدا امر ہے کہ وہ قومی مذہب کی حیثیت سے بظاہر ان بیہودگیوں کا اقرار کریں لیکن در اصل بالطبع لوگ ان سے متنفر ہو جاتے ہیں مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانہ میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا۔

ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ نے رعایت اسباب کی ترغیب دی ہے اور اس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے۔ اگر رعایت اسباب نہ کی جاوے تو یہ انسانی قوتوں کی بے حُرمتی کرنا اور خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے۔

...... لیکن جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پُورا بھروسہ کرے اور سارا دار و مدار اسباب ہی پر جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دُور پھینک دیتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مر جاتا۔ یا اگر یہ جائداد یا فلاں کام نہ ہوتا۔ تو میرا بُرا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۷۹ تا ۸۱)

فلپائن میں مُسلمانوں کے خلاف ڈھائے جانیوالے مظالم کے خلاف بیرونی ممالک کے احمدیہ مشنوں کا پُر زور احتجاج

صدر فلپائن کے نام احمدیہ مسلم مشن تنزانیہ کے مبلغ انچارج کا تار

پچھلے دنوں فلپائن میں مسلمانوں پر ڈھائے جانیوالے انسانیت سوز مظالم مسلمانوں کے قتلِ عام اور مساجد کو نذرِ آتش کئے جانے کے خلاف بیرونی ممالک کے احمدیہ مشنوں اور وہاں کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے پُر زور انداز میں جو صدائے احتجاج بلند کی گئی تھی اس کے سلسلہ میں آج اُس تار کا ترجمہ درج ذیل کیا جا رہا ہے جو احمدیہ مسلم مشن تنزانیہ کی طرف سے جمہوریہ فلپائن کے صدر کے نام ارسال کیا گیا۔ اس تار میں تنزانیہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولانا شیخ محمد منور نے لکھا:۔

"بخدمت صدرِ محترم جمہوریہ فلپائن۔ منیلا

مسلمانانِ تنزانیہ آنمحترم کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ آپ پوری مستعدی کے ساتھ ایسے اقدامات عمل میں لائیں جن سے فلپائن کے مسلمانوں کے جان و مال کی خاطر خواہ حفاظت کی ضمانت مل سکے اور مساجد کا تقدس اور احترام بحال ہو سکے۔

شیخ محمد مُنوّر
مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن تنزانیہ۔ دار السلام"

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ روفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی نظریہ حیات اور اس کی حفاظت کا طریق

ہم گزشتہ شماروں میں اسلامی تہذیب کے نہایت درجہ متوازن روحانی نظریۂ حیات اور اس کے بالمقابل مغربی تہذیب کے بالکل سرمادی نظریۂ حیات پر روشنی ڈال کر واضح کر چکے ہیں کہ ان دونوں تہذیبی نظاموں میں بُعد المشرقین پایا جاتا ہے اور یہ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چل ہی نہیں سکتے۔ ایسی کوئی درمیانی راہ نہیں ہے جسے اختیار کرکے بیک وقت ان دونوں تہذیبوں سے تعلق برقرار رکھا جا سکے۔ جو مسلمان بھی مغربی تہذیب کی طرف مائل ہوگا اور اس کے طور طریق کو اپنائے گا اسے لازماً اسلامی تہذیب کے نہایت درجہ متوازن روحانی نظریۂ حیات سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ برخلاف اس کے جو مسلمان فی الحقیقت اسلام کے روحانی نظریۂ حیات کا دالہ و شیدا ہے وہ مغربی تہذیب کے کسی ایک پہلو کو بھی اپنانے پر کبھی آمادہ نہیں ہو سکتا۔

ہم نے اسلامی تہذیب کے بعض بنیادی اصول بیان کرکے اس امر پر بھی روشنی ڈالی تھی کہ زندگی گزارنے کے جو قرینے یعنی جو عادات و اطوار اور رسوم و رواج نیز معاشرت کے جو آداب ان اصولوں پر پورے اتریں گے وہ اسلامی تہذیب کا ہی جزو کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ مثال کے طور پر اپنی وضع قطع اور تراش خراش کے اعتبار سے مختلف لباس ایسے ہو سکتے ہیں جو اسلامی اصولوں پر پورے اترنے کے باعث بیک وقت اسلامی ملبوسات کہلا سکیں۔ البتہ ان کا تکلف سے مبرّا اور سادگی کا آئینہ دار ہونا ضروری ہے۔ یعنی ان ملبوسات کا اہتمام، ان کی تیاری، ان کی حفاظت اور غور و پرداخت نیز انہیں استعمال میں لانے کے آداب اتنے وقت اور خرچ طلب نہ ہوں کہ انسان انہی کا ہو رہے اور ان میں اتنا الجھا رہے کہ اسے دینی فرائض جن پر اس کی نجات کا دارومدار ہے کی بجا آوری کے لئے وقت ہی نہ ملے اور اس کا بہت سا قیمتی وقت جو اہم امور کی انجام دہی اور ذکر الٰہی میں بسر ہونا چاہیئے ضائع ہوتا رہے۔

یہ صحیح ہے کہ حلال و حرام، جائز و ناجائز نیز شرم و حیا سے متعلق اسلامی احکام اور تقوےٰ کی لازمی شرط کو ملحوظ رکھتے ہوئے مغربی تمدن کے بعض پہلو مثلاً بعض ملبوسات، میل ملاقات کے بعض آداب اور سیر و تفریح کے بعض بے ضرر مشاغل ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ جنہیں اختیار کرنا اسلامی تہذیب کی مقررہ حدود اور پابندیوں کے خلاف نہ ہو لیکن ایسے پہلوؤں کو اختیار کرنے میں حد درجہ احتیاط لازم ہے۔ اس لئے کہ ان کے پس پردہ مادی نظریۂ حیات کی کارفرمائی اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی یعنی انسان سادگی کو چھوڑ کر تکلفات میں ہی اُلجھ کر رہ جاتا ہے اور کسی نہ کسی حد تک دینی فرائض کی انجام دہی سے غفلت کا مرتکب ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغربی تہذیب کے ایسے پہلوؤں کو اختیار کرنے کے نقصان اور اس نقصان سے بچنے کی خاطر حد درجہ احتیاط برتنے کی نہایت حکیمانہ انداز میں تلقین فرمائی ہے چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۹۴۲ء میں احمدی نوجوانوں کو مغربی تہذیب کی تقلید نہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"اسلام تمہیں صاف اور نظیف لباس پہننے سے نہیں روکتا بلکہ وہ خود حکم دیتا ہے کہ تم ظاہری صفائی کو ملحوظ رکھو اور گندگی کے قریب بھی نہ جاؤ۔ مگر لباس میں تکلف اختیار کرنا منع ہے۔ اسی طرح تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کوٹ کے کالر کو دیکھنا کہ اس پر گرد تو نہیں پڑ گئی یہ ایک لغو بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بعض لوگ اچھے اچھے کپڑے لاتے تھے اور آپ ان کپڑوں کو استعمال بھی کرتے تھے مگر کبھی لباس کی طرف ایسی توجہ نہیں فرماتے تھے کہ ہر وقت برش کر رہے ہوں اور دل میں یہ خیال ہو کہ لباس پر کہیں گرد نہ پڑ جائے۔ برش کرنا منع نہیں مگر اس پر زیادہ زور دینا اور اپنے وقت کا بیشتر حصہ اس قسم کی باتوں پر صرف کر دینا پسندیدہ نہیں سمجھا جا سکتا ... اگر کوئی شخص ... کوٹ کو برش کر لیا کرے تو یہ منع نہیں ہم جس چیز سے منع کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان ظاہری باتوں کی طرف اتنی توجہ کی جائے کہ یہ خیال کر لیا جائے کہ اگر ایسا نہ ہوا تو ہتک ہو جائے گی۔ ... بہرحال مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر ہمیں کوئی حرکت نہیں کرنی چاہیئے ... اس قسم کی باتوں میں دوسروں کی تقلید کرنا محض مغربیت ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں کہ مغربیت کے اثر سے متاثر مت ہو تو اس کے معنے یہی ہوتے ہیں کہ اپنے اوقات کو ظاہری جسم کی صفائی اور اس کے بناؤ سنگھار کے لئے اس قدر خرچ نہ کرو کہ اور کاموں میں حرج واقع ہونے لگ جائے اور تم دینی کاموں میں حصہ لینے سے محروم رہ جاؤ۔ مرد کا حسن اس کے بناؤ سنگھار میں نہیں بلکہ اس کی طاقت اور کام میں ہے ... جو شخص اپنا وقت چھوٹی چھوٹی باتوں میں ضائع کر دیتا ہے وہ نیکی کے بڑے بڑے کاموں سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس میں خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے کاموں کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں۔ اور اپنے اعمال اسلام کی تعلیم کے مطابق بنائیں"۔ (الفضل ۱۷ر نومبر ۱۹۴۲ء)

الغرض مغربی تہذیب کے ان پہلوؤں کو جو بظاہر بے ضرر نظر آتے ہیں اندھا دھند اپنانا خطرہ سے خالی نہیں ہے اور جو لوگ انہیں اپناتے ہیں ان کے لئے بے تکلفی اور سادگی کو برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور بالآخر مغربیت کی رَو میں ہی بہہ جاتے ہیں۔ ایک مسلمان بالخصوص ایک احمدی کے لئے عافیت اسی میں ہے کہ وہ اسلامی تہذیب کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے۔ اور کسی معاملہ میں بھی مغربی تہذیب کی نقل کا خیال تک دل میں نہ لائے۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم ہی اس لئے کیا ہے کہ اسلام کو دنیا میں غالب کیا جائے۔ اسلام کے حقیقی غلبہ کے لئے ضروری ہے کہ مغربی تہذیب جو آج دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے مٹے اور اس کی بجائے اسلامی تہذیب غالب آئے اس امر کے پیش نظر ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ مغربی تہذیب کے خلاف اس کے دل میں شدید نفرت کا جذبہ موجزن ہو۔ اور اسلامی تہذیب کو قائم کرنے کی تڑپ اس میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہو۔ یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ہر احمدی کی زندگی اسلامی تہذیب کا جیتا جاگتا نمونہ ہو۔

حق کے علمدار

جھلکی سی پا کے طالبِ دیدار ہم ہوئے — دیدار کیا تھا گویا گرفتار ہم ہوئے
گونجی ہے پھر صدائے الستُ بربّکُمْ — ربّانیوں کے قافلہ سالار ہم ہوئے
رکھ لی جنونِ عشق نے عہدِ وفا کی شرم — نوکِ سناں پہ حق کے علمدار ہم ہوئے
آپس میں نرم شعلۂ جوّالہ رزم میں — فخرِ حبیب و ہیبتِ اغیار ہم ہوئے
میدانِ کارزار میں تیغِ علی کی دھار — بزمِ سخن میں شوخیٔ گفتار ہم ہوئے
روشن ہے مثلِ مہرِ جہانتاب رازِ حق — دنیا و دیں کا دیدۂ بیدار ہم ہوئے
پھوڑی ہے آنکھ ہر دلِ باطل پرست کی — ہر کج نظر کا کیفرِ کردار ہم ہوئے
یہ کہکشاں یہ چاند ستارے یہ کائنات — اس ساری سلطنت کے سزاوار ہم ہوئے
خونِ جگر سے حُسن کی تزئین کر گئے — لالی لبوں کی سرخیٔ رخسار ہم ہوئے
آخر کو آپ نے بھی تو کھینچا ستم سے ہاتھ — کیوں دلربا نہ یارِ طرحدار ہم ہوئے
ہر سانس آدمی کو فنا کا پیام ہے — ان دل کی دھڑکنوں سے خبردار ہم ہوئے
چاہِ دنا میں دیکھا کئے قافلہ کی راہ — دنیائے دل کے یوسفِ لاچار ہم ہوئے
اس گلشنِ جہاں میں نصیرِ شکستہ پر — اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

(ڈاکٹر نصیر احمد خان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامور من اللہ کی صداقت کے چند معیار

(محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم۔ اے)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور میں چلہ کیا اور نہایت تضرع اور انکساری سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں کہ وہ اسلام کا امتیاز دیگر ادیان پر ثابت کرنے کے لئے کوئی زندہ اور عظیم الشان نشان دکھائے اللہ تعالیٰ نے آپ کی تضرعات کو سنا اور ایک عظیم الشان فرزند کی بشارت ان الفاظ میں دی۔

"....سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت و نسل سے ہوگا...... اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح القدس کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔) فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً"
(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس لڑکے کی پیدائش کیلئے حضور نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر ۹ سال کی میعاد کا وعدہ فرمایا فرماتے ہیں:-

"ہم جانتے ہیں کہ ایک لڑکا موجب وعدہ الٰہی ۹ سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصے کے اندر پیدا ہو جائے گا" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

اب یہ پیشگوئی اتنی واضح اور عظیم الشان ہے کہ اگر کوئی شخص اس کا پورا ہو جانا محض اتفاق پر محمول کرے تو سوائے اسکے کہ اس کی عقل و دانش پر افسوس کیا جائے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ دنیا میں کوئی شخص بھی یہ دعوے نہیں کر سکتا کہ مقررہ مدت کے اندر اسکے ہاں ضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ پھر نہ صرف پیدا ہوگا بلکہ لمبی عمر پائے گا اور پیشگوئی میں بیان شدہ تمام صفات حسنہ سے متصف کیا جائے گا لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں اس پیشگوئی کو شائع کیا اور فرمایا کہ یہ اس قادر کا فرمان ہے۔ جس کا کوئی وعدہ کبھی بھی غلط نہیں ہوا۔ لہذا ایسا بچہ پیدا ہوگا اور ضرور ہوگا۔ اور مقررہ مدت کے اندر ہوگا۔

چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ولادت ہوئی اور آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ٹھہرے۔

یہ پیشگوئی کئی شقوں پر مشتمل ہے لیکن میں اس وقت چند ایک کی طرف ہلکا سا اشارہ کروں گی۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم

فرمایا "وہ لمبی عمر پائے گا" دنیا نے یہ دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کس شان کے ساتھ پورا ہوا۔ آپ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے اور نومبر ۱۹۶۵ء میں قریباً ۷۷ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا

پھر فرمایا "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائینگی"

اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ زمانہ شاہد ہے کہ پیشگوئی کا یہ حصہ بھی بڑی وضاحت سے پورا ہو چکا ہے۔ جس وقت آپ سریر آرائے خلافت ہوئے اس وقت بیرونی ممالک میں جماعت کی طرف سے صرف ایک تبلیغی مشن قائم ہوا تھا مگر آپ نے شبانہ روز نہایت عرق ریزی سے کام کرکے اسلام کے جان نثار سپاہیوں کا ایک عظیم الشان لشکر تیار کریں۔ چنانچہ سیدنا محمود رضی اللہ عنہ کی آغوش تربیت میں پلے ہوئے یہ پاک صفت خدام آپ کا پیغام لیکر مشرق میں۔ مغرب میں۔ شمال میں۔ جنوب میں۔ غرض دنیا کے ہر گوشے اور ہر کونے میں پھیلے۔ وہاں انہوں نے توحید کے پرچم کو لہرایا مدینۃ اسلام کو پھیلایا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کیا۔ سینکڑوں مساجد تعمیر کیں اور کئی مشن قائم کئے۔ اس طرح دنیا کے ہر چھوٹے بڑے براعظم میں آپ کے خدام پہنچے اور انہوں نے مختلف اقوام اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والی اور در در سے تڑپتی ہوئی مخلوق خدا کو مسیحی چشمہ کا ٹھنڈا اور میٹھا پانی پلایا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ "قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" پورا ہوا۔ روزنامہ مشرق اپنی ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

"انہوں نے (حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ناقل) افریقہ۔ یورپ اور امریکہ میں جماعت کی طرف سے تبلیغی مشن قائم کرنے میں گہری دلچسپی لی۔ انہوں نے دوسرے ممالک میں ۷۶ مشن قائم کئے اس وقت جماعت کی طرف سے ۱۵۲ مشن قائم کئے جا چکے ہیں ...... دنیا میں ۲۹۱ مسجدیں تعمیر کرنے کے علاوہ تبلیغی اداروں کا ایک جال بچھا دیا۔"

پیشگوئی کی ایک شق یہ ہے کہ وہ "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات میں یہ وعدہ بھی پورا ہو چکا ہے تعجب ہے کہ آپ کے پاس کوئی دنیوی ڈگری نہ تھی صرف پرائمری تک سکول کی تعلیم آپ نے حاصل کی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنی جناب سے اتنا علم آپ کو عطا فرمایا۔ ہر بڑے سے بڑے عالم کے ساتھ مقابلہ کرنے سے گریز نہ کرتے سیرت و سوانح علم الاخلاق۔ علم الاقتصادیات۔ سیاست و قانون۔ علم تاریخ۔ علم طب۔ صنعت و حرفت۔ علم زراعت۔ علم الحساب سب علوم پر آپ کو کامل دسترس حاصل تھی۔ ان علوم سے تعلق رکھنے والی کم و بیش ایک سو تصنیفات آپ کی موجود ہیں۔ جن میں سے ہر ایک نے دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا تحریک احمدیت کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر بھی قریباً ایک سو کتب و رسائل آپ کے شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی جلدیں بھی آپ کے قرآنی علوم کی شاہد ہیں۔

پھر فرمایا۔ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" اس کی کئی تاویلیں ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت ہی اہم تاویل یہ بھی ہے کہ اسلام کے تین عظیم الشان مراکز مکہ مدینہ اور قادیان کے بعد آپ چوتھے مرکز "ربوہ" کو معرض وجود میں لانے کا موجب ہوئے

پیشگوئی کی ایک اور شق یہ ہے کہ "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "قرآنی محاورات میں روح اس کلام الٰہی کو بھی کہتے ہیں جو اخروی حیات کا سبب اور ذریعہ ہے۔"
(الفضل ۲۴ فروری ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی نہایت وضاحت سے پورا ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کثرت سے آپ کو رویائے صالحہ اور کشوف و الہامات سے نوازا —— پھر فرمایا "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ یہاں مجھے زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہر قدم پر ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے اس طرح آپ کی غیبی مدد اور غیر معمولی تائید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہی کہ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا"

الغرض سیدنا حضرت المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات میں پیشگوئی کی ہر شق بڑی وضاحت سے پوری ہو چکی ہے اور آپ کے مصلح ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہے۔ زبان سے بے شک کوئی آپ کا مصلح موعود ہونا تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن جیسا کہ چند ایک سطور بالا میں بیان کئے گئے حوالہ جات اور کئی دیگر حوالہ جات یہ واضح کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مختلف لوگوں کی زبانوں سے وقتاً فوقتاً یہ اعتراف کرایا ہے کہ آپ کے اندر وہ تمام صفات پائی جاتی تھیں جو "مصلح موعود" کے بارے میں بیان کی گئی تھیں۔

ضمنی طور پر یہ بھی عرض کر دیتی ہوں کہ اس پیشگوئی کو ایک اور خصوصیت بھی حاصل ہے اور وہ یہ کہ آج سے ... سال قبل ہمارے سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) نے بھی یتزوج و یولد لہ کے الفاظ میں امام مہدی کی مبشر اولاد کے بارے میں ساری دنیا کو خبردار کیا تھا لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی و جسمی) کو اصدق الصادقین ماننے والوں کے نزدیک تو اس مبارک قول کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی

الغرض امام وقت کے ظہور کے لئے زمانہ کی للکار۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی تائید و نصرت۔ جماعت کی تدریجی ترقی اور امور غیبیہ کا حضرت اقدس پر انکشاف۔ ہر ایک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر واضح اور روشن دلیل ہے

آخر میں مسیح موعودؑ کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات بھی پیش خدمت ہیں ۔

سب سے اہم تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے ۔ فرمایا ۔

ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ایسے ہیں جو کبھی بھی کسی کے لئے جب سے دنیا بنی ہے ظاہر نہیں ہوئے ایک تو یہ کہ رمضان المبارک میں چاند گرہن کی راتوں میں پہلی رات کو چاند گرہن لگے گا ، اور دوسرا یہ کہ اسی رمضان میں سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن سورج گرہن لگے گا ۔

(احمدیہ پاکٹ بک بحوالہ دار قطنی صفحہ)

اس نشان کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس کی شہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دی تھی انجیل میں آتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے اپنی آمد کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ اس وقت "سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا"

(دعوۃ الامیر بحوالہ متی باب ۲۴ آیت ۲۹)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد یہ نشان بھی کمال شان سے پورا ہو چکا ہے ۱۸۹۴ء میں چاند گرہن کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں سے ۱۳ تاریخ کو رمضان میں چاند گرہن لگا اور سورج گرہن کی ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں سے ۲۸ تاریخ کو سورج گرہن لگا ۔ یہ آسمانی نشان ایسا زبردست اور عظیم الشان ہے کہ اسے دیکھ لینے کے بعد کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں رہتی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

"یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں"

مسیح موعودؑ کے زمانے کی چند اور علامات ملاحظہ ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت مسیحی لوگ زیادہ امیر ہوں گے ۔ سود لعنت بڑھ جائے گا ۔ شراب نوشی کا عام دور دورہ ہوگا ۔ حکام کی کثرت ہوگی ۔ ایسے سامان پیدا ہو جائیں گے کہ لوگ پرانی سواریوں کو چھوڑ دیں گے اور نئی سواریوں پر چڑھیں گے ۔ مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی ۔ عورتیں باوجود لباس کے ننگی ہوں گی ۔ ان کے بالوں کا سٹائل ایسا ہوگا جیسے اونٹ کی کوہان ۔ (بحوالہ دعوۃ الامیر)

قارئین ۔ اپنے گردو پیش کا ۔ اپنے ماحول اور معاشرے کا جائزہ لیجئے اور پھر سرسری نگاہ ان احادیث نبویہ پر بھی ڈال لیجئے ۔ اور پھر خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ آیا اب بھی مسیح موعودؑ کے ظہور کا زمانہ نہیں آیا ۔ یقیناً وہ زمانہ آچکا ہے وعدے کا مسیح ظاہر ہو چکا ہے ۔ زمین اور آسمان اس کے شاہد ہیں ۔ لہذا اب کسی اور کا انتظار بے سود ہے ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

اے کاش کہ دنیا کسی اور مسیح اور مہدی کے انتظار میں وقت ضائع کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے اس مامور کے ہاتھ پر جمع ہو جاتے تا اس کی طرف سے امن و آشتی انہیں ملے ۔ اے کاش کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی آواز کو وہ قبول کرتے تا سلامتی سے اس کو حصہ وافر ملے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کس درد اور محبت اور شفقت کے ساتھ روئے زمین پر بسنے والے ہر مرد و زن کو جو مشرق و مغرب و شمال و جنوب میں پھیلی ہوئی ساری انسانیت کو للکارتے ہیں کہ :

"اے امریکہ اور یورپ کے لوگو ! اے آسٹریلیا اور افریقہ کے لوگو ! ! اے ایشیاء کے باشندو !!! خواب غفلت کو ترک کرو اور آنکھیں کھولو ۔ خدا کی محبت کا سورج قادیان کی گمنام بستی سے چڑھا ہے تا ہر ایک کو اس ازلی بادشاہ کے پیار کی یاد دلائے جو اسے اپنے بندوں سے ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس اے مشرق و مغرب کی سرزمین میں بسنے والو سب خوش ہو جاؤ اور افسردگی کو دلوں سے نکال دو کہ آخر وہ دولہا جس کی تمہیں انتظار تھی آگیا آج تمہارے لئے غم اور فکر جائز نہیں آج تمہارے لئے حسرت و اندوہ کا موقع نہیں بلکہ خرمی اور شادمانی کا زمانہ ہے ۔ مایوسی کا وقت نہیں ۔ بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں پس تقدیس کے سنگھار سے اپنے آپ کو زینت دو اور پاکیزگی کے زیوروں سے اپنے آپ کو سجاؤ کہ تمہاری دیرینہ آرزوئیں بر آئیں اور تمہاری صدیوں کی خواہش پوری ہوگئی ۔ تمہارا رب خود چل کر تمہارے گھروں میں آگیا اور تمہارا مالک اب تمہاری رضامندی کا طالب ہوا ۔ پس آؤ ! آؤ کہ ہم سب اپنے بچوں والے تنازعات کو بھول کر اس کے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں ۔ اس کی حمد کے ترانے گائیں ۔ اس کی ثنا کے قصیدے پڑھیں اور اس کے دامن کو اتنی مضبوطی سے پکڑ لیں کہ پھر وہ یگانہ کبھی ہم سے جُدا نہ ہو"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام)

"آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے"

(المسیح الموعود)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

میں اس بات کو عام و خاص پر ظاہر کرنے کیلئے حکم کیا گیا ہوں کہ وہ مسیح صدیق جس کے اترنے کیلئے اسی امت کو وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ صلیبی فتنوں کے شائع ہونے کے وقت اتریگا وہ یہی بندہ ہے جو صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا ۔ (مسیح موعود)

کھوکھر غربی ضلع گجرات میں جلسہ سیرت النبیؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مؤرخہ ۲ر جولائی بعد نماز جمعۃ المبارک زیر اہتمام جماعت احمدیہ کھوکھر غربی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا ۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تالیف نے سیدنا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور آپ کے فیضان و برکات جاریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے طفیل آپ کے امتی نبوت کا انعام بھی حاصل کر سکتے ہیں ۔

آپ کے بعد مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر نے اس امر کو بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تخلیق کائنات کی علت غائی ہیں اور سب انبیاء نے آپ ہی سے فیض پایا ۔ بعد ازاں خاکسار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ میں سے مساوات اسلامیہ پر تقریر کرتے ہوئے بعض واقعات بیان کئے ۔

بعد نماز مغرب و عشاء دوسرا اجلاس منعقد ہوا ۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر تقریر کرتے ہوئے حضور کی سیرت کے بعض واقعات بیان کئے ۔

بعد ازاں مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر نے اس موضوع پر تقریر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات قیامت تک جاری و ساری ہیں ۔ اس کے بعد مکرم قاضی صاحب موصوف نے آیت کریمہ "شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا ۔ الخ" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان بیان کی اور غزوہ بدر و احزاب وغیرہ کے واقعات بیان کر کے آپ کی صفات جلال و جمال کی وضاحت کی اور جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی ختم ہوا ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے ۔ اللّٰھم آمین ۔

عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گجرات

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ لال بی بی صاحبہ دس اور گیارہ مئی ۱۹۷۱ء کی درمیانی رات کو بوقت قریباً ۹ بجے رات بعمر تقریباً ۱۰۵ سال وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں ۔ ۱۹۰۴ء میں بذریعہ خط جو علاقہ خوست ملک افغانستان سے تحریر کیا گیا تھا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئی تھیں ۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں وفات سے چند یوم قبل خواب دیکھا کہ میرے والد صاحب مرحوم ایک باغ کے باہر کھڑے ہیں اور ان کو کہہ رہے ہیں کہ میرے باغ میں آجاؤ ۔ یہاں پر تم کو سب کچھ ملے گا ۔ اس خواب سے ہم نے یہ نتیجہ نکالا کہ اب شاید والدہ مرحومہ کے یہ آخری ایام ہیں ۔ ان کے لئے تابوت پہلے سے تیار کیا گیا ۔ چنانچہ دس اور گیارہ مئی کی درمیانی رات کو وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئیں ۔ ان کو پشاور ہی میں احمدیہ قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا ۔ دو لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔ ان کے ۷۷ پوتے پڑپوتے اور پوتیاں وغیرہ ان کی یادگار ہیں ۔ بیماری کے ایام میں وہ حضرت سید صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل کے چشم دید حالات شہادت اکثر بیان کرتی رہتی تھیں جب وفات سے چند یوم قبل میں نے ان سے کہا کہ آپ کو تابوت میں دفن کر کے لیجائیں گے تو بڑی خوش ہوئیں ۔ اور جب میں نے یہ کہا کہ آپ کی وصیت کے کاغذات مجھے مل گئے ہیں ۔ جو آپ قادیان سے ہجرت کے وقت ساتھ لائی تھیں ۔ تو بے انتہا خوش ہوئیں اور چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا ۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے تابوت کو ربوہ بہشتی مقبرہ تک پہنچانے کا ذمہ میرے محترم دوست ڈاکٹر منظور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بازید خیل ضلع پشاور نے لیا ہے تو ان کے لئے اور ان کے بال بچوں کے لئے بڑی دعائیں کیں ۔ میرے والد صاحب مرحوم رحمت خان بھی موصی تھے ۔ ۱۹۰۴ء میں بیعت بذریعہ خط کی تھی ۔

والدہ صاحبہ کے جنازہ میں کثرت سے احباب جماعت وغیر از جماعت دوست شامل تھے احباب جماعت سے ان کی بلندئ درجات اور مغفرت کے لئے بندہ کی جانب سے درخواست دعا ہے ۔

والسلام

حبیب احمد کلرک محکمہ انہار سپنڈری پشاور

درخواست دعا

والد مکرم مرزا نذیر علی صاحب قادیانی کا آنکھ کا کامیاب اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے ۔ نیز میرے بڑے بھائی مرزا حمید احمد صاحب کارکن دفتر بیت المال بھی کافی عرصہ سے بیمار رہے ہیں ۔ دونوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

مرزا سعید بیگ محلہ دار الصدر شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتائج سالانہ امتحان۔ جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۳۴۹-۵۰ھش (۱۹۷۰-۷۱)

	نام	نمبر حاصل کردہ	
	درجہ خامسہ		
۱	منیر احمد بچھ	۷۹۱/۱۱۵۰	اوّل
۲	عبدالمغنی زاہد	۷۵۱	دوم
۳	ناصر احمد قمر	۷۳۱	
۴	منیر الدین شمس	۶۸۵	
۵	مبارک احمد نجیب	۶۸۱	
۶	علی حیدر	۶۶۷	
۷	غلام احمد خادم	۶۲۰	
۸	مبارک احمد قمر	کمپارٹمنٹ انشاء	
۹	قریشی محمد انور	کمپارٹمنٹ انشاء	
۱۰	رانا منور احمد	کمپارٹمنٹ موازنہ مذاہب و تاریخ	
۱۱	نصیر احمد	کمپارٹمنٹ انشاء و تصوف	
۱۲	محمود احمد ادرحمہ	کمپارٹمنٹ انشاء و منطق	
	درجہ رابعہ		
۱۳	سمیع اللہ زاہد	۷۷۳/۱۱۷۵	اوّل
۱۴	رشید احمد ارشد	۷۶۶	دوم
۱۵	انعام الحق کوثر	۷۴۵	
۱۶	سجاد احمد	۷۲۴	
۱۷	مرزا محمود احمد	۶۵۳	
۱۸	سید شمشاد احمد	۶۳۵	
۱۹	محمد ذکریا خان	۶۰۹	
۲۰	عبدالشکور بیگ	۵۹۶	
۲۱	شریف احمد	کمپارٹمنٹ انشاء و بلاغت	
	درجہ ثالثہ		
۲۲	مبشر احمد کاہلوں	۹۳۰/۱۳۲۵	اوّل
۲۳	نسیم احمد باجوہ	۸۸۱	دوم
۲۴	عبدالمنان طاہر	۸۴۵	
۲۵	ملک عبدالحفیظ	۸۱۵	
۲۶	خالد احمد شمس	۷۳۳	
۲۷	حامد کریم	۷۲۹	
۲۸	محمود احمد (بنگالی)	۶۹۷	
۲۹	داؤد احمد	۶۵۸	
	درجہ ثانیہ		
۳۰	عبدالباسط طارق	۹۱۴/۱۲۲۵	اوّل
۳۱	حبیب اللہ	۷۷۳	دوم
۳۲	محمد عبدالرشید یحیٰ	۷۲۱	
۳۳	محمد رمضان خادم	۷۰۳	
۳۴	منور احمد خورشید	۷۰۲	
۳۵	شیخ نسیم عباس کوثر	۶۷۱	
۳۶	حافظ محمد صدیق	۶۶۳	
۳۷	منی ظفر احمد	کمپارٹمنٹ انشاء	
۳۸	ارشاد احمد صدیقی	کمپارٹمنٹ تفسیر	
۳۹	شریف احمد اشرف	کمپارٹمنٹ صرف و نحو	
۴۰	عبدالمنان گجراتی	کمپارٹمنٹ انگریزی A-B	
۴۱	ملک مبارک احمد	کمپارٹمنٹ صرف و نحو	
۴۲	شیخ محمد یونس	کمپارٹمنٹ حدیث ب و منطق	
۴۳	حمید احمد ظفر	کمپارٹمنٹ صرف و نحو	
	درجہ اولیٰ		
۴۴	طارق محمود	۸۷۲/۱۲۰۰	اوّل
۴۵	نسیم مہدی	۸۰۹	دوم
۴۶	تصور احمد	۸۰۸	
۴۷	مبارک احمد طاہر	۷۲۰	
۴۸	مغفور احمد	۷۱۵	
۴۹	میر عبدالقدیر	۷۰۸	
۵۰	مرزا محمد افضل	۶۹۵	
۵۱	شیخ محمد نعیم	۶۸۰	
۵۲	وسیم احمد چیمہ	۶۵۸	
۵۳	عبدالشکور	۶۴۷	
۵۴	لطیف احمد	۶۲۱	
۵۵	محمد اکرم باجوہ	کمپارٹمنٹ انشاء	
۵۶	خوشی محمد شاکر	کمپارٹمنٹ انشاء	
۵۷	محمد حسین	کمپارٹمنٹ انشاء	
۵۸	نثار احمد خان	کمپارٹمنٹ انشاء	
	درجہ ممہدہ		
۵۹	سلیم صادق	۶۷۱/۸۲۵	اوّل
۶۰	کرامت اللہ خادم	۶۳۲	دوم
۶۱	منور احمد خان	۵۷۹	
۶۲	سید خلیل احمد	۵۰۹	
۶۳	محمد صالح	۵۰۴	
۶۴	امداد الرحمٰن صدیقی	۴۸۹	
۶۵	محمد ادریس	۴۸۳	
۶۶	مقصود احمد	۴۷۴	
۶۷	مرزا طیب احمد	۴۷۲	
۶۸	محمد طفیل گھمن	۴۷۱	
۶۹	نصیر احمد	۴۷۱	
۷۰	ناصر احمد ملہی	۴۶۹	
۷۱	حنیف احمد محمود	۴۶۹	
۷۲	عبدالحمید خان	۴۵۸	
۷۳	کوثر احمد باجوہ	۴۵۶	
۷۴	مقصود احمد باجوہ	۴۲۲	
۷۵	منیر الاسلام	۳۷۳	
۷۶	شفیق احمد	کمپارٹمنٹ نحو	
۷۷	خلیل احمد	کمپارٹمنٹ قرآن کریم	
۷۸	محمد غضنفر	کمپارٹمنٹ صرف	
۷۹	محمد انور	کمپارٹمنٹ صرف	
۸۰	رفیق احمد خالد	کمپارٹمنٹ صرف	
۸۱	مستجاب احمد	کمپارٹمنٹ صرف و نحو	
۸۲	خالد محمود	کمپارٹمنٹ صرف و نحو	
۸۳	نعیم احمد بدر	کمپارٹمنٹ صرف و نحو	
۸۴	ناصر محمود	کمپارٹمنٹ عربی ادب ب	
۸۵	ہادی علی	کمپارٹمنٹ صرف و نحو	
۸۶	عبدالوحید بشیر	کمپارٹمنٹ صرف و نحو	
۸۷	سعید احمد ناصر	کمپارٹمنٹ عربی ادب ا و ب	
	فصل الخاص		
۸۸	ابراہیم بن یعقوب	۸۷۱/۱۱۰۰	
۸۹	محمد شمیم	۷۵۸	
۹۰	محمد بن صالح	۷۴۷	
۹۱	ذکر اللہ ایوب	۶۹۵/۹۰۰	
۹۲	محمد علی کائرے	۵۶۵	
۹۳	مطیع الرحمٰن	۵۰۱	

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرت ربوہ

(۳)

محمد ارلق طارق صاحب	لاہور	۵۰٫۰۰	روپے
محمد عزیز صاحب	″	۱٫۰۰	روپے
ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب	″	۲٫۰۰	روپے
خالد ہدایت بھٹی صاحب	″	۵۰٫۰۰	روپے
امۃ الحی صاحبہ مرحومہ اہلیہ [illegible] صاحب		۲۰٫۰۰	روپے
مستری محمد دین صاحب		۲٫۰۰	روپے
ملک حمید اللہ صاحب		۵٫۰۰	روپے
چوہدری عابد علی صاحب بٹر		۱۳٫۰۰	روپے
چوہدری نور محمد صاحب		۲۴٫۰۰	روپے
شیخ طاہر احمد صاحب		۲۰٫۰۰	روپے
شیخ نذیر احمد صاحب		۱۰٫۰۰	روپے
اہلیہ صاحبہ خان محمود احمد خان صاحب		۲۰٫۰۰	روپے
سید رشید ارشد صاحب		۱۰٫۰۰	روپے
چوہدری مظہر علی صاحب		۲٫۰۰	روپے
اہلیہ قریشی منظور احمد صاحب		۲٫۲۵	روپے

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ

مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے۔ قیمت سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑے سے گرنے کا الم انگیز سانحہ

عَنْ اَنَسِ بن مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ اَوْ كَتِفُهُ وَآلَى مِنْ نِسَآئِهِ شَهْرًا فَجَلَسَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ فَاَتَاهُ اَصْحَابُهُ يَعُوْدُوْنَهُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ۔ (بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ ص۵۴)

ترجمہ:- حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ گھوڑے سے گر گئے جس کی وجہ سے آپ کی پنڈلی یا کندھا زخمی ہو گیا اور حضور ایک ماہ تک اپنی ازدواج مطہرات سے الگ رہے۔ آپ اپنے ایک چوبارے میں رونق افروز رہے جس کی سیڑھیاں کھجور کے تنوں کی تھیں۔ صحابہ کرامؓ آنحضورؐ کی خدمت اقدس میں بغرض عیادت حاضر ہوتے تو آپؐ نے انہیں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی مگر خود صحابہؓ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور حضورؐ نے سلام پھیرتے ہی فرمایا کہ امام تو اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔

تشریح:- "تاریخ خمیس" (جلد ۱ ص۵۲۵) سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گھوڑے سے گرنے کا سانحہ ہجرت کے پانچویں سال ربیع الاوّل یا ذوالحجہ کے مہینے میں پیش آیا تھا۔ یہ وہی مشہور سال ہے جس کے دوران مدینۃ النبی میں زلزے کے جھٹکے محسوس ہوئے اور حضورؐ نے فرمایا کہ یہ خدائے عزّوجل کا انذار ہے علاوہ ازیں اسی سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنگی ضروریات کے ماتحت گھوڑ دوڑیں کرائیں۔

علامہ ابوالفضل بن حجر قسطلانی کی تحقیق کے مطابق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس گھوڑے سے گرے تھے وہ حضورؐ کا اپنا گھوڑا تھا۔ (فتح الباری جلد ۱ ص۲۳۱)

یہ حادثہ جس کی اطلاع ملنے پر یقیناً مدینہ کے گھر گھر میں ایک کہرام مچ گیا ہوگا اور عشّاقِ رسولؐ کے دل و دماغ پر غم و حزن کے بادل چھا گئے ہوں گے کس درجہ رُوح فرسا تھا؟ اس کا اندازہ لگانے کے لئے ایک خاص زاویۂ نگاہ سے غور کرنے کی ضرورت ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو برس قبل جنگِ اُحد میں ظالم مشرکوں کی سنگ باری سے خطرناک طور پر مجروح ہو گئے، چہرہ مبارک پر سخت چوٹیں آئیں ایک دانت مبارک شہید ہو گیا، اور آپؐ کے مِغفر (خود) کی دو کڑیاں آپؐ کے رخسارِ مبارک میں چبھ کر رہ گئیں اور آپؐ کے مقدس جسم سے خون کے فوارے چھوٹ گئے اور آپؐ نے فرمایا کیف یفلح قومٌ خضبوا وجہ نبیّھم بالدّم وھو یدعوھم الی ربّھم۔ وہ قوم کس طرح نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے منہ کو صرف اس جرم میں لہو سے رنگ دیا کہ وہ انہیں ربّ جلیل کی طرف بلاتا ہے۔ (طبری و ابن ہشام)

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و اُمّی) کو غزوہ اُحد میں سفّاک دشمنوں کے ہاتھوں انتہائی انسانیت سوز تکالیف سے دوچار ہونا پڑا۔ بایں ہمہ حدیثوں سے ثابت نہیں ہوتا کہ حضورؐ نے اُحد سے واپسی کے بعد بیٹھ کر نماز ادا فرمائی ہو یا کچھ عرصہ کے لئے تخلیہ اختیار کر لیا ہو مگر اس کے برعکس گھوڑے سے گرنے کے نتیجہ میں آپؐ کو نہ صرف پانچ روز تک بیٹھ کر نمازیں پڑھنا پڑیں (موطا) بلکہ مسلسل ۲۹ روز تک بالاخانہ میں عزلت گزین ہونا پڑا۔ اس پس منظر سے اس دردناک حادثہ کی شدت کا پتہ چلتا ہے۔

؎ کس قدر صدمے اٹھائے ہیں ہمارے واسطے
قلب پاک رحمۃ للعالمین سے پوچھئے؟

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔

(دوست محمد شاہد ربوہ)

برائے توجہ انسپکٹر تحریک جدید

مکرم سید احمد شاہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید جہاں کہیں بھی ہوں فوراً مرکز میں واپس آجائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہفتہ اصلاح وارشاد

۲۰ر اگست سے ۲۷ر اگست تک

* سب عہدیداران انصار اللہ کی ذمہ داری ہے کہ باہمی مشورہ سے اس ہفتہ کا مناسب پروگرام بنائیں اور سب انصار بھائیوں کو اس میں شامل کریں۔ (مضمون "اصلاح وارشاد اور اس کے ذرائع" آپ کی مدد کر سکتا ہے)
* ضروری لٹریچر مہیا کر لیں اگر اس وقت آپ کی مجلس میں موجود نہ ہو تو مرکز سے منگوالیں
* ہفتہ گذرنے پر اپنی اجتماعی اور انفرادی کارگزاری کی رپورٹ جلد از جلد مرکز کو بھجوادیں۔ اس سلسلہ میں جو مفید تجربے ہوئے ہوں وہ ضرور لکھیں تا آئندہ کام آسکیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

(محترم صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب ابن حضرت شہید کابل رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور اپنی ذرّہ نوازی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اور احباب جماعت کی دُعاؤں کی برکت سے ہمیں ہماری زمین سرائے نورنگ بنوں کے مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائی ایڈیشنل سیشن جج صاحب ڈسٹرکٹ بنوں نے ۲۳/۶ کو ہمارے حق میں فیصلہ فرمادیا ہے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ

خاکسار اپنے اور اپنے خاندان کے تمام افراد کی طرف سے تمام احباب جماعت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ ہم سب شاکر ممنون ہیں کہ احباب نے ہمارے حق میں دعائیں کیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول فرما کر ہمیں کامیابی سے نوازا ثم الحمد للہ اب احباب کی خدمت میں مزید درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں آئندہ بھی ہمیشہ اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔ آمین۔

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

امسال ہمارا سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہِ اکتوبر کے پہلے ہفتے ۸-۹-۱۰ کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس دفعہ لجنات کو اجتماع کی ہدایات کے لئے کوئی علیحدہ سرکلر نہیں بھجوایا جائے گا کیونکہ اجتماع سے متعلقہ تمام ہدایات رپورٹ سالانہ میں شائع کی جا چکی ہیں لہذا آپ اسی کے مطابق ممبرات کو تیاری کروائیں۔ رپورٹ سالانہ کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے جلد منگوالیں بہت ہی کم رہ گئی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی تیاری مکمل نہ کروا سکیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

سوڈان میں جنرل نمیری پھر برسرِاقتدار آگئے

خرطوم ۲۳ر جولائی۔ سوڈان کے معزول صدر جنرل نمیری نے کل شام سوڈان کے ریڈیو سے اعلان کیا ہے کہ وہ وفادار فوجی دستوں کی مدد سے پھر برسر اقتدار آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے بغاوت کرنے والے سرکردہ فوجی افسروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنرل نمیری نے فون کے ذریعہ مصر کے صدر سادات اور لیبیا کے صدر قذافی سے رابطہ قائم کر [illegible]

درخواست دُعا

مبارک محمود صاحب پانی پتی کی ہاتھ کی انگلی میں ایک پھوڑا نکل آیا تھا متعدد بار آپریشن ہو چکا ہے زخم تاحال مندمل نہیں ہوا وہ سخت تکلیف میں ہیں نیز ان کی بڑی لڑکی اور بڑا لڑکا عزیز طارق محمود بھی کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست

[illegible]
(خاکسار عبدالرحمن [illegible])

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 وہائٹ ہاؤس مظفرگڑھ

26 JUL

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴